رفعت مرتضیٰ
اورلینڈو ، فلوریڈا

(بلا و ے)

پکنک

کہنے کو بلاوا دن میں بارہ بجے کا تھا مگر لوگ دو بجے سے آنا شروع ہوئے ۔ تین بجے کسی نے آ کر کہا ''کھانا لگ گیا ہے'' تو بھی کوئی اُٹھا نہیں ۔ لوگ آپس میں باتیں تو کر رہے تھے مگر ابھی جیسے پارٹی میں جان نہیں آئی تھی ۔ کچھ ادھورے پن کا احساس ،کچھ کمی ہو جیسےکسی بات کسی چیز کی ۔
لوگ باتیں کرتے کرتے اچانک چپ ہو کر یہاں وہاں دیکھنے لگتے ۔
'' لوگ بھوکے رہنا مانگتے ہیں تو کس نے روکا ہے بھئی ۔ ہم تو جا رہے ہیں کھانا لینے '' نسیمہ دوپٹہ سنبھالتی کھڑی ہو گئی ۔ '' صحیح بولے آپ ۔ میں ابھی چکر کھا کر گرنے ہی والی تھی ۔'' تسکین بھی کھڑی ہو گئی ۔
'' کدھر گرنے والے تھے ؟ اچھے بھلے بیٹھے باتوں میں تو لگے تھے آپ۔ '' زری نے بات کاٹی اور جواب کا انتظار کئے بنا آگے چلی گئی ۔ نسیمہ بارش کا پہلا قطرہ ثابت ہوئی جس کے ساتھ ہی لوگ رفتہ رفتہ اُٹھے اور کھانا لینے چلے گئے۔ کھانے کی میزیں گزیبو کے دوسرے سرے پر لگی تھیں ۔ سب عورتیں ٹہلتی باتیں کرتیں اُدھر ہی کو جانے لگیں۔ مرد جو پہلے ہی سے باہر گھاس پر رکھی کرسیوں پر بیٹھے تھے اور رہ رہ کر گزیبو کی طرف دیکھتے پھر باتیں کرنے لگ جاتے تھے اب باتیں چھوڑ کر ادھر ہی دیکھنے لگے۔
'' رات میں بہت بارش ہوئی۔میں سوچتی تھی نہاں کی پکنک ہو بھی پائے گی کیا۔'' کسی نے کہا
'' مجھے خود بہت ڈر ہو رہا تھا۔ رات میں نے نفل مانے تھے۔ اب پڑھنے پڑیں گے اگر بارش نہ ہوئی تو۔'' نہاں نے کہا
یہ تم بارش ہونے کی دُعا مانگ رہی ہو یا نہ ہونے کی؟ شالنی نے اونچی آواز میں کہا اور اپنی ہی بات پر ہنس دی۔ '' میرا اپنا سارا زور بھی نفلوں پر رہتا ہے۔ جہاں کہیں کوئی گڑبڑ ہوتی نظر آئی فوراً نفل مان لئے۔ '' پہلے والی عورت نے کہا
'' تو تمہاری بات پوری ہو جاتی ہے'' شالنی نے پھر اونچی آواز میں پوچھا۔ ''ہاں ہو تو جاتی ہے۔'' نہاں نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔ '' لکی یو۔'' شالنی کی آواز اب اتنی اونچی نہیں تھی
'' بیچارے کب سے اپنے پرنس چارمنگ کے انتظار میں ہیں اور انہوں ہیں کہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہے '' لائن میں پیچھے کسی نے اظہارِ خیال کیا جس کے ساتھ ہی دبی دبی ہنسی اُبھری۔
پکنک پیروں پر کھڑی ہوچکی تھی !!
'' سیما نہیں آئی؟'' کسی نے پوچھا
'' ہاں ابھی تک تو نہیں۔ کہہ رہی تھی آؤں گی اب نہیں معلوم کیا ہوا '' نہاں نے جواب دیا۔
'' میں سوچ رہی تھی پکنک پارک میں ہے کیوں نہ ٹینس ریکٹ لیتی چلوں پھر فورکاسٹ میں بارش

پکنک

سن کر رک گئی۔ '' تسکین نے کچھ لڑکے لڑکیوں کو ٹینس کورٹ کی طرف جاتے دیکھ کر کہا۔
'' افسوس ہورہا ہوگا کہ انہوں پیچھے کیسے رہ گئے ۔ کیوں تسکین؟''
'' ہاں بھئی بگ ٹائم پرابلم ..... ہمت کیسے ہوئی ان بچوں کو۔ کوئی پوچھو جاکے اُن سے ! کیوں تسکین ؟ ''
'' وہ کون ہے؟ '' تسکین نے بات بدل دی۔
'' کون ، وہ امریکی عورت؟ نہیں معلوم کون۔ نہاں نے اس کا تعارف بھی تو نہیں کرایا۔
'' نہاں زمانے سے ہے یہاں مگر ابھی تک وہ پتھرگڑھ کی دنیا سے باہر نہیں نکلی۔ کسی کا تعارف ہی نہیں کراتی۔ پتہ نہیں جان بوجھ کے کرتی ہے یا واقعی اس کو ابھی سیکھنے کی ضرورت ہے۔''
'' چلو بھئی کھانا لو اور ہٹو یہاں سے۔ مرد بیچارے کب سے انتظار میں ہیں کہ عورتیں یہاں سے ہٹیں تو انہیں بھی کچھ کھانے کو ملے۔ ''
'' ہاں چلو ''
'' دیکھو دھوپ کتنی تیز ہے۔ اگر بادل ہوتے تو کھانے کے بعد جھیل کنارے ٹہلنے جاتے تھے۔''
'' تو کیا ہوا ، یہاں کے موسم کا کچھ پتہ ہے کیا۔ ہو بھی سکتا ہے کہ ہم جیسے ہی کھانا ختم کریں دھواں دھار بارش شروع ہوجائے۔''
اور ہوا بھی یہی۔ لوگ کھانا کر ابھی بیٹھے ہی تھےکہ ٹپا ٹپ بوندیں گرنے لگیں ۔ اسی وقت جنگل کی طرف سے سیف نکلا اور گزیبو کی جانب آیا۔ ریتو اور شالنی بھاگ کر گزیبو کی سیڑھیوں کے پاس چلی گئیں۔
'' سیف بھائی سیف بھائی کس کے ساتھ گئے تھے جنگل میں ، کس کو لے کر گئے تھے جنگل میں '' اور گزیبو کے ستونوں سے بیلوں کی طرح لپٹ لپٹ کر ہنسنے لگیں۔
سیف کی عینک کے پیچھے اُس کی بھوری آنکھیں چمکنے لگیں۔
'' کیوں بتاؤں؟ '' اُس نے بھنویں اوپر نیچے کرتے ہوئے کہا
'' سیف بھائی سیف بھائی بولو ناں '' دونوں پھر ایکساتھ بولیں ۔
'' کہہ کر آیا ہوں کہ میرے جانے کے پندرہ منٹ کے بعد باہر نکلنا۔ بس پندرہ منٹ کے بعد تمہیں پتہ چل جائے گا'' سیف نے زور سے کہا اور مردوں کی طرف چلا گیا۔ ریتو اور شالنی ستونوں سے لپٹی پھر زور سے ہنس دیں
'' ہی از سو سویٹ ... بالکل لڈو کے جیسا '' ریتو نے پیچھے مڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔ سیف کی بیوی انجم نے ہاتھ اُٹھا کر جیسے ہوا میں کسی کو تھپڑ مارا '' ریتو کی بچی میرے میاں کو خراب کرنے پر تُلی ہے؟

بارش میں زور آ گیا۔ دھواں دھار بارش کے ساتھ ہی سب مرد اپنی اپنی کرسی اُٹھا کر گزیبو کی طرف بھاگے۔ گزیبو بہت بڑا تھا مگر اتنا بھی نہیں کہ سو کے قریب لوگ اس میں آسانی سے سما جائیں۔مگر کچھ کرسیوں پر تو کچھ بچوں اور میزوں پر، بہت سے کھڑے، بس کسی طرح سما ہی گئے

پکنک

''کبھی کبھی میرے دِل میں خیال آتا ہے ...'' کسی نے گانے کا کیسٹ لگا کر موسم کو رنگین بنانا چاہا۔ مگر لوگ اب باتوں میں ڈوبے چپ رہ کرگانا سننے کے موڈ میں نہیں تھے۔ ایک طرف نصرت اور فرح بیٹھی آہستہ آہستہ باتیں کر رہی تھیں۔ میں آرٹسٹ ہوں۔ انٹیریر ڈیکوریشن میں ڈپلوما ہے میرے پاس۔ ضمیر کے بزنس میں مدد کرتی ہوں۔ آرکیٹیکٹ ہے وہ۔''

'' میں نظمیں کہتی ہوں'' نصرت نے کہا۔

'' ارے واہ تو ایک شاعر بھی ہے ہمارے بیچ '' ڈولی بھی پاس ہی بیٹھی سن رہی تھی۔ '' زہے نصیب تو پھر ہو جائے ایک نظم؟''

'' جی نہیں شکریہ '' نصرت نے رکھائی سے کہا ''

ڈولی نے غور سے اُس کی طرف دیکھا اورکندھے اُچکا کر ہنس دی۔

گزیبو کے پانچویں کونے کے پاس کی میز کے گرد بیٹھی دس عورتیں انتہائی زور شور کے ساتھ کسی بات پر بحث کر رہی تھیں۔

'' ..... کیا جنگلی ملک ہے کسی بات کی تمیز نہیں یہاں کے لوگوں کو ۔ مجھے بالکل پسند نہیں یہ جگہ''

'' تو اگر آپ کے خیالات یہ ہیں اس ملک کے بارے میں تو پھر میرے خیال میں آپ کو واپس چلے جانا چاہئے۔ آئیں ہی کیوں؟ غلطی کی آپ نے۔''

'' اب کیا کرتے ، مجبوری تھی۔ بچوں کی خاطر آنا پڑا ''

'' کیوں وہاں اسکول کالج نہیں ہیں کیا ؟''

'' ہیں تو مگر جو کام میرا بچہ کرنا چاہتا ہے وہ یہیں ہو سکتا ہے ''

'' آپ کی اس بات میں وزن نہیں۔ خود آپ کے کہنے کے مطابق آپ کا ملک بہت ترقی کر چکا ہے پھر ایسا کیوں ہے کہ وہاں آپ کا بچہ وہ کام نہیں کر سکتا جو وہ کرنا چاہتا ہے۔''

'' یہاں کی ڈگری کی قیمت زیادہ ہے''

'' بھئی واہ ، بھئی خوب ، ایک تو یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی کہ لوگ یہاں کھنچے ہوئے چلے بھی آتے ہیں اور پھر یہاں کی ہر بات میں کیڑے بھی نکالتے رہتے ہیں۔''

'' اور کیا ، مجھے آپ سے پورا اتفاق ہے '' کسی اور نے ہاں میں ہاں ملائی۔ '' اصول تو یہ ہے کہ جہاں بھی رہو گھل مل کے رہو ، اگر الگ تھلگ رہیں گے تو بچوں میں طرح طرح کے کومپلکس آ جاتے ہیں۔

'' مگر بچوں کو روکیں گے نہیں تو پھر تو شادیاں بھی یہیں کر لینے کی نوبت آ جائے گی۔'' وہ خاتون ایک اور دلیل لے آئیں۔

''تو کیا ہوا کرنے دیں،زندگی اُن کی ہے وہ جیسے بھی گزارنا چاہیں۔'' دوسری خاتون بھی اپنی بات پر قائم تھیں

''آپ کے کتنے بچے ہیں ؟ بیٹی ؟'' بحث ذاتی حدود میں داخل ہو گئی۔ شانتی سے بہتی ندی کا پانی گدلا ہونے لگا۔ '' میرے بچے بڑے ہو چکے ہیں ، بیٹی نہیں ہے۔ ایک بیٹا شادی کر چکا ہے گوری لڑکی سے۔''

پکنک

'' اوہو تو اب کھلی نا بات .... اسی لئے آپ یہاں والوں کے حمائتی بنے ان کی ہر بات کو اچھا اچھا کہہ رہے ہیں۔''

'' یہ بات نہیں ہے ، میں یہاں چھ سال سے ہوں مگر میرا پلنا بڑھنا میری ایجوکیشن تمام تر یورپ میں ہوئی۔ میرے خیالات دقیانوسی نہیں ہیں۔ میں خود بھی اپنی مرضی سے جینا چاہتی ہوں اور دوسروں کو بھی اُن کی اپنی مرضی سے جینے کے حق کی حمائت کرتی ہوں۔ آپ نے بچے کو پیدا کیا ہے ، آپ کی ذمہ داری ہے بچوں کو سمجھانا مگر اُن کی زندگی کے فیصلے آپ نہیں کر سکتے۔''

'' اور کیا ! جو آپ کر سکتے ہیں وہ جی جان لگا کرکریں اور اُس کے بعد سب اللہ پر چھوڑ دیں'' کسی نے کہا

'' اور کیا ! سمپل ایز دیٹ '' ایک اور افلاطون نے اپنی رائے بن مانگے دے دی۔

'' مجھے اپنے بچوں کی طرف سے کوئی ڈر نہیں ہے۔ ویسے وہ بھی اس جگہ سے خوش نہیں ہیں .... بائی دی وے آپ کا نام کیا ہے ؟ میں تحسین ہوں۔''

'' دیکھئے میرا مخلص مشورہ ہے کہ یہ جگہ نہ آپ کو پسند ہے نہ آپ کے بچوں کو ، اچھا ہوگا کہ آپ اُن کو یہاں سے لے جائیں آپ خواہ مخواہ خود کو اور بچوں کو بھی کیوں ٹارچر کرتی ہیں۔ نعیمہ ہوں میں۔ اور پھر آپ یہ بتائیں کیا ہندوستان میں مسلمان بچے ہندوؤں میں شادیاں نہیں کر رہے؟ہمارا عقیدہ اہلِ کتاب سے تو شادی کی اجازت دیتا ہےگراس سے آگے نہیں ، تو پھر آپ ایک مسلمان کی ہندو سے شادی کو کیسے جسٹی فائی کریں گی؟ آپ لے جائیے اپنے بچوں کو ہندوستان۔ آپ کو وہاں بھی وہی ڈر رہے گا جو یہاں ہے اور رہی میں تو میرے لئے عیسائی لڑکی ہندو لڑکی سے بہتر ہے ... کوئی ذاتی رنجش نہیں ہندوؤں سے ..... تو پھر کہاں لے جائیں گی بچوں کو ؟''

'' اصل میں ہندوستان میں مسلمانوں کا کوئی مُستقبل بھی تو نہیں۔ اسی لئے لوگ وہاں سے نکل کر یہاں وہاں پھیل گئے ہیں۔ پاکستان جائیں تو ہندوستان کی شہریت چھوڑنی پڑے گی ، ویسے ہی جا کر رہ نہیں سکتے کبھی چلے جائیں یونہی گھومنے پھرنے کو تو بھی ڈر سا لگا رہتا ہے دونوں ملکوں کی آپس کی دشمنی کی وجہ سے۔ اسی لئے امریکہ چلے آتے ہیں ، لندن چلے جاتے ہیں اور کینیڈا میں تو بھرے ہوئے ہیں۔ آخر کیا کریں گے مسلمان وہاں کے ؟''

'' یہ خیال آپ کا بالکل غلط ہے آپ ہمیشہ بنا سوچے سمجھے بات کرتی ہیں مُنیرہ ، ایسا ہرگز نہیں ہے۔ سب مسلمان وہاں چین سے رہ رہے ہیں۔ وہاں کی مسلمان ریاستوں میں جا کر دیکھئے ، ہندو مسلمان سب ساتھ ساتھ مل جُل کر رہ رہے ہیں۔''

ساتھ کی میزوں پر چڑھی بیٹھی اسکولوں کالجوں کی عمر کی لڑکیوں کا ایک گروپ جو اب تک اپنی باتوں پر کھی کھی ہنسے جا رہی تھیں اور بہانے بہانے اِدھر کو آتے لڑکوں کو ٹھیرا ٹھیرا کر باتیں کر رہی تھیں اچانک اپنا کھیل چھوڑ کر چُپ ہوگئیں اور برابر کی میز پر ہونے والی گفتگو

پکنک

سننے لگیں۔ '' ویئر اولڈ پیچوز ڈونٹ انڈرسٹینڈ اینی تھنگ اینڈ دے ٹاک لائیک ہولی مدرز آف گاڈ '' کملا نے مُنہ بنا کر آہستہ سے کہا۔ ہمی نے اُسے کہنی ماری '' شی ، چپ ۔ ہم سننے دو ، بُوی باتیں ہو رہی ہیں۔ گروپ پھر چُپ ہو گیا۔

'' ..... کا پروگرام دیکھے آپ ٹی وی پر؟'' تحسین نے جیسے تہیہ کر لیا تھا کہ اپنی بات منوا کر رہے گی۔

'' ناٹ اگین '' نصرت نے بیزاری سے کہا۔

'' ارے بولنے دو میرے کو ، کیا گندے لوگ ہیں۔ کیا کہتے ہیں کہ اب گڑیاں گڑے ایسے بناؤ کہ اُن کے بھی جسم کے سارے حصے لگے ہوں، یوں کہ بچوں کو بچپن ہی سے معلوم ہوناضروری ہے کہ انسان کا بدن کیسا ہوتا ہے۔ سنا ہے بازار میں ہیں ایسے گڑیاں گڈ ے۔ ''

''ملنے کو اور بھی بہت کچھ ملتا ہے جی کہیں تو بتائیں ہم '' کسی نے ہنستے ہوئے کہا۔ تحسین نے جیسے سنا ہی نہیں۔ '' کل کے شو میں کہہ رہا تھا کہ بچوں کو جتنی جلدی ہو سکے سیکس کی تعلیم دینا ماں باپ کا فرض ہے .. لو سنو!! یہ بھلا کوئی بات ہوئی ؟''

'' تو آپ کے خیال میں یہ بھی غلط ہے شائد۔ آپ یہ کیوں نہیں سوچتیں کہ اگر آپ نہیں بتائیں گی تو کوئی اور بتا دے گا ، کیسے بتائے گا ؟ اس کی آپ کے پاس کوئی گارنٹی نہیں۔''

'' ایڈز بیماری کے بارے میں بتاؤ سیکس کے بارے میں بتاؤ .... تھو ، کیا گندہ ملک ہے''۔ تحسین اپنے موقف پر اڑی ہوئی تھی

'' افسوس کے ساتھ پھر وہی بات کہنا پڑ رہی ہے کہ آپ بہت غلط جگہ پر آ گئی ہیں۔ بہتر ہو گا کہ دیر ہونے سے پہلے آپ واپس چلی جائیں۔'' نعیمہ نے بھی فیصلہ سنا دیا

'' ایک معمولی سی بات ہے سمجھنے کے لئے کہ ہمارا بیک گراونڈ ، ہمارا کلچر ، رہنا سہنا سب الگ ہے اور جب ہم دوسرے ملکوں میں جا کر رہنے کا فیصلہ کرتے ہیں یہ جانتے ہوئے کہ وہاں کا کلچر اور معاشرت اور ہے ، زبان اور ہے تو پھر کیوں اس بات کی توقع کرتے ہیں کہ جو چیز ہم چھوڑ کر آئے ہیں وہی ہمیں وہاں بھی ملے گی۔ جو جہاں جاتا ہے وہاں گھل مل کے رہتا ہے۔ ا ور یہ بات خود اُس کےاپنے لئے اچھی اور آس پاس والوں کے لئے اچھی !! مگر جب آپ خود اپنے ہندوستان ہی میں اجنبی بن کر رہنے کے عادی ......''

'' یہ آخری بات آپ کی درست نہیں ہے شکیلہ۔ میرے اپنے خاندان کے لوگ بڑے بڑے عہدوں پر رہے ہیں اور اب بھی ہیں۔''

'' تو آپ کا خاندان چند چیدہ خاندانوں میں سے ہو گا۔ عمومی صورت ِ حال کچھ اور ہے۔''

'' اوہو بڑی دھواں دھار محفل جمی ہے یہاں '' کشور نے منیرہ کے قریب بیٹھتے ہوئے کہا۔

'' آؤ بیٹھو ، تمہارا ہی اِنتظار تھا۔ دیکھتے ہیں تمہاری رائے کیا ہے۔'' منیرہ نے ہنستے ہنستے کہا۔ '' بیٹھ تو میں جاتی ہوں مگر کچھ کہوں گی نہیں۔ '' کشور نے کہا۔

'' رائے محفوظ ؟'' '' بالکل محفوظ ''

پکنک

'' نا بابا میرے کو بھی کچھ کہنا نہیں۔ کوئی میری رائے نہ مانگے بھیا۔'' ریتو بھی حالات ٹھیک ہوتے دیکھ کر قریب آگئی۔

'' کوئی رائے مانگے تو پھر کہنا '' کشور نے کہا جس پر یہاں سے وہاں تک ہنسی کی لہر دوڑ گئی۔ ماحول کا تناؤ بھی اس کے ساتھ ہی ٹوٹ گیا۔تحسین نے ایک گہری سانس لی اور پیچھے کو ہو کر گزیبو کے ستون سے کمر لگا کر آنکھیں بند کر لیں۔ نعیمہ نے نظر بھر کر اُس کی طرف دیکھا ، مسکرائی مگر کچھ کہا نہیں۔

'' ارے دیکھنا تو کیا زور شور سے بارش شروع ہو گئی ہے '' کسی نے بلند آواز میں کہا۔

'' اور نہاں کو دیکھو زیبو کی سیڑھیوں کے پاس یوں کھڑی ہے جیسے لوگوں کو اشارہ دے رہی ہو کہ بھئی بہت ہو گیا اب اُٹھو اور جاؤ گھروں کو۔''

'' نہاں ادھر آنا ذرا ''

'' کیوں کیا ہوا ؟''

'' وہاں تم یوں کھڑی ہو جیسے سب کے جانے کا انتظار ہو رہا ہو ''

'' اچھا ؟ ایسا لگ رہا تھا ؟ چلو میں یہاں بیٹھ جاتی ہوں۔ چاء کا ایک اور راؤنڈ چلے گا ؟ ''

'' نہیں بس۔ اور ویسے اب بن بھی نہیں سکتی ، چولہوں کی طرف دیکھو ..بارش میں سب ٹھنڈے ہو رہے ہیں''

'' اماں اب چلئے۔ بابا نے بھیجا ہے آپ سے کہنے کےلئے '' عامر نصرت کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا۔ '' چلتے ہیں مگر تمہارے بابا بارش کو نہیں دیکھتے ؟ کتنے زوروں میں ہو رہی ہے'' اُس نے اُدھر کو دیکھا جدھر مرد تھے۔ مُراد اُسی کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اُس نے آنکھ کے اشارے سے پاس بلایا۔ '' چلو عامر ، دیکھیں بابا کیا کہہ رہے ہیں'' نصرت نے اُٹھتے ہوئے کہا۔اُسی وقت زور سے بجلی چمکی اور بادل یوں گرجا جیسے بجلی کہیں آس پاس ہی گری ہو '' بیٹھی رہو نصرت کیوں بجلیاں گِرا رہی ہو '' نہاں نے نصرت کا ہاتھ پکڑ کر اُسے پھر سے بٹھانے کی کوشش کی۔ ''بچے کو بھیجا ہے مُراد نے دیکھوں کیا بات ہے۔ ایکبار پھر اسی زور شور کے ساتھ گھن گرج کا مظاہرا ہوا تو لوگ باتیں ادھوری چھوڑ کر ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ اچانک چاروں طرف سنّاٹا ہو گیا۔ نشاط کے بچوں کی آیا زور زور سے استغفار پڑھنے لگی۔ نصرت آہستہ چلتی جا کر مراد کے پاس کھڑی ہو گئی اور اس کے شانے پر ہاتھ رکھ دیا '' اس بارش میں تو نکلنا مشکل ہے'' اُس نے آہستہ سے کہا۔ '' ایسے ہی لگتا ہے ''

دور بیٹھے دو مردوں نے اُن کی طرف دیکھ کر آپس میں کوئی بات کی۔ دونوں سر ہلا ہلا کر ایک دوسرے کی تائید کر رہے تھے۔ کیا بات کی ہو گی؟ نصرت نے سوچا۔ شائد کہا ہو کہ نئے آئے ہیں یا کوئی اور بات ، کیا ؟ کوئی ایسا طریقہ ہونا چاہئے کہ لوگوں کے ذہن پڑھ سکیں ، بات سن سکیں، رائے جان پائیں۔ '' بارش کا زور ٹوٹتے ہی نکل جائیں گے '' اس نے کہا اور مراد کے پاس سے ہٹ کر گزیبو کے آخری سرے پر جا کر کھڑی ہو گئی۔ چاروں طرف جیسے بارش اور دھند کی چادر تنی تھی۔ جھیل نیلے رنگ کے کہرے میں لپٹی کسی دور دراز یاد کی مانند لگ رہی تھی .. یاد جس کے گردا گرد خوابوں کی

پکنک

فصل اُگتی ہو۔ اور باہر گھاس پرایک چولہےپر رکھے بڑے دیگچے کے نیچے ابھی بھی آگ بجھی نہیں تھی اور دیگچے سے بھاپ اُٹھ رہی تھی ، دھوئیں کی ایک لکیر سی !! برستی بارش اور ہوا سے ہار نہ ماننے پر مُصِر۔ نصرت نے آگے بڑھ کر آسمان کی طرف دیکھا ، سبزی مائل کالے بادل زمین کی طرف جھکے ہوئے تھے۔ بجلی ایکبار پھر پنج شاخہ تلوار کی طرح بادلوں کو کاٹتی ہوئی زمین کی حدود میں داخل ہوئی اور پلٹ گئی۔ اب کے جو کڑاکا ہوا تو لوگ بیٹھے سے اُچھل گئے۔ آپا نے ساڑھی کے پلّو سے مُنہ ڈھک لیا اور زور زور سے آگے پیچھے جھولتی اِستغفار پڑھنے لگی۔ سارے میں خاموشی تھی اور لوگ جیسے بارش اور بجلی کے زور سے سہم گئے تھے۔ عناصر کی شِدّت کے سامنے بےبس۔

اگر اس وقت یہ طوفان ، طوفانی ہوا ساٹھ میل فی گھنٹہ کی رفتار پکڑ لے تو یہ گزیبو کہاں تک سہہ پائے گی ؟ ایک تنکے کی طرح اُڑ ہی تو جائے گی اس کے نیچے بیٹھے،کھڑے سو آدمی عورتیں اور بچے.... کل اخبار میں ... وہ جلدی سے پلٹ گئی اور جا کر نہاں سے اُس کی پارٹی کی تعریف کرنے لگی۔

لوگ ایک دوسرے سے مُنہ پھیرے ، اپنے چاروں طرف تنی ، بارش کی چادر سے اُس طرف کہیں دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے ۔ پارٹی ختم ہو چکی تھی۔